از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 10 اگست 2000

سنتا کوماری و دیگراں

بنام

لکشمی اما جانکی اما (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے و دیگراں

[وی۔این۔کھرے اور ایس۔این۔واریاوا، جسٹس صاحبان]

بے نامی لین دین:

مدعی کے خلاف عمل درآمد کی کارروائی-مدعی نے انفرادی رقم جمع کرنے کے لیے جائداد متدعوایہ فروخت کی اور بیک وقت خریدار کے ذریعے جائیداد اپنے کسی رشتے دار کو فروخت کرنے کے لیے ایک دستاویز حاصل کیا-قرار دیا گیا، عدالت عالیہ نے صحیح طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن تھا-یہاں تک کہ اگر بیع نامہ پر عمل درآمد کیا گیا تھا، بائعہ کا جائیداد کو مستقل طور پر ٹھکانے لگانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا-دوسرا لین دین بے نامی لین دین تھا اور مدعی-بائعہ کے وارث جائیداد کے مالک کے طور پر اور ملکیت کی وصولی کے لیے اعلامیے کی ڈگری کے حقدار تھے۔

مجموع ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعہ 100-دوسری اپیل- قانون کا اہم سوال-دستاویزات کی تعمیر جس پر جائیداد کا دعوی مبنی ہے-قرار دیا گیا، قانون کا ایک اہم سوال ہے۔

مدعی-مدعا علیہ کے والد سے تعلق رکھنے والی جائداد متدعوایہ، یعنی 'KN' کو عمل درآمد کی کارروائی میں منسلک کیا گیا تھا-تاہم، اسے جائیداد واپس لینے کی اجازت دی گئی بشرطیکہ اس نے رقم زیر ڈگری جمع کروائی ہو-فنڈز اکٹھا کرنے کے لیے، 'KN' نے ایک 'KC' کے حق میں فراختہ نامہ (نمائش A-5) پر عمل درآمد کیا اور اسی دن 'KC' نے 'KKN' کے حق میں ایک اور قرارداد (نمائش A-6) پر عمل درآمد کیا، جس میں یہ شرط لگائی گئی تھی کہ 'KC' 10 سال بعد لیکن 11 سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے 'KKN' کو جائداد متدعوایہ فروخت کرے گا-''KKN' نے مزید اپنے حقوق نمائش A-6 کے تحت اپیل کنندہ کے پیشرو کو تفویض نامہ (نمائش A-7) کے ذریعے تفویض کیے۔ بعد میں، جب تفویض شدہ شخص کو اپنے حق

میں مقدمے کی جائیداد کے سلسلے میں فروخت کا معاہدہ ملا جیسا کہ نمائش A-6 میں مقرر کیا گیا ہے، تو مدعی مدعاعلیہ نے مذکورہ تفویض شدہ شخص کے خلاف یہ اعلان کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ وہ جائیداد کی مالک ہے، اور قبضہ کے لیے۔ ٹرائل عدالت نے نمائش A-5 کو ایک حقیقی دستاویز قرار دیتے ہوئے مقدمے کو خارج کر دیا اور 'KN' کی جانب سے کیے گئے بے نامی لین دین کے طور پر A-6 اور نمائش A-7 کو ظاہر کیا اور اپیل کنندہ کا پیشرو محض 'KN' کا ٹرسٹی تھا۔ اس نے مزید کہا کہ مدعاعلیہ نے کافی رقم خرچ کی تھی اور فریقین کے درمیان حساب لینا ضروری تھا، اور چونکہ حسابات پیش کرنے کی کوئی درخواست نہیں تھی، اس لیے مقدمہ خارج نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دونوں فریقوں نے اپیل دائر کی۔ اپیلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ ایک بار جب ٹرائل کورٹ نے نمائش A-5 کو حقیقی قرار دیا، تو اس کے بعد یہ ہوا کہ نمائش A-6 اور A-7 حقیقی نہیں تھے، اور اس لیے، اپیل کنندہ کے پیشرو کو جائداد متدعوایہ کا حق حاصل تھا۔ مدعی نے دوسری اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مجموعی طور پر، لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن کی نوعیت کے تھے، اور چھٹکارے کے لیے ابتدائی ڈگری پاس کی اور اکاؤنٹس لینے کی ہدایت کی۔ رنجیدہ ہو کر مدعاعلیہ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کنندہ کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ عدالت عالیہ نے قانون کا کوئی سوال وضع کیے بغیر دوسری اپیل کا فیصلہ کیا اور یہ قرار دیتے ہوئے غلطی کی کہ لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن تھا حالانکہ ایسی کوئی استدعا نہیں تھی، اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی درخواست تھی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ: 1. یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دوسری اپیلٹ عدالت یعنی عدالت عالیہ نے قانون کا سوال وضع نہیں کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ فریقین کے درمیان قانون کا ایک بڑا سوال ہے کیونکہ دستاویزات کی تعمیر جس کے تحت جائیداد کا دعوی کیا جاتا ہے وہ قانون کا ایک بڑا سوال ہے۔ [358 G-H]

کوچوکا سکا ڈا ابو بکر بنام اتم قاسم، [1996] 7 ایس سی سی 389؛ گوران دتہ بنام ٹی رام دتہ، اے آئی آر (1928) پی سی 172 اور نیلو نارائنی بنام لکشمن، [1999] 9 ایس سی سی 237، پر انحصار کیا۔

1.2. یہ مقدمہ اس اعلان کے لیے تھا کہ مدعی جائیداد کا مالک ہے اور ملکیت کی وصولی کے لیے تھا۔ ملکیت اور ملکیت کا دعوی دستاویزات نمائش۔ A-6، A-5 اور A-7 کی تشریح کی بنیاد پر تھا۔ درحقیقت ٹرائل عدالت نے تینوں دستاویزات کی تشریح پر کہا کہ لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن کی نوعیت کا تھا۔ پہلی اپیلٹ عدالت نے محض اس بنیاد پر مداخلت کرنے میں غلطی کی کہ اگر نمائش A-5 ایک حقیقی دستاویز پایا گیا تو اس کے بعد یہ ضروری تھا کہ نمائش A-6 اور A-7 بھی حقیقی لین دین تھے نہ کہ بے نامی لین دین۔ [358 D-F]

1.3. نمائشی A-5 سے A-7 پر عمل درآمد کی طرف لے جانے والے حقائق، اور جس طریقے سے ان دستاویزات پر عمل درآمد کیا جاتا ہے، یہ سب بہت متعلقہ ہیں۔ جائیداد ایک ڈگری کے عمل میں فروخت کی گئی تھی۔ متعلقہ وقت پر ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ ریاست ٹراوانکور میں کام نہیں کرتا تھا اور صرف انصاف، مساوات اور اچھے ضمیر پر مبنی اس ایکٹ کے عمومی اصول لاگو ہوتے تھے۔ یہ واضح ہے کہ اگرچہ فراختہ نامہ پر عمل درآمد کیا گیا تھا، لیکن بائعہ کا جائیداد کو مستقل طور پر ٹھکانے لگانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ نمائش A-5 کے عمل کے ساتھ ساتھ خریدار، یعنی۔ 'KC' نے 10 سال بعد جائیداد فروخت کرنے کا دوسرا قرارداد کیا۔ دونوں دستاویزات کو ایک کے بعد ایک فوری طور پر عمل میں لایا گیا اور بیک وقت رجسٹر بھی کیا گیا۔ مجوزہ خریدار، نمائش A-6 میں، دکاندار کا قریبی رشتہ دار تھا اور اس کی عمر پہلے ہی 72 سال تھی۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نمائش A-6 مدعی کے والد 'KN' کے لیے اور اس کی طرف سے تھی۔ [359 B-G]

1.4. یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ٹرائل کورٹ اور دوسری اپیلٹ عدالت یعنی عدالت عالیہ کے نتائج کہ دستاویزات میں A-5، A-6 اور A-7 کو دکھایا گیا ہے وہ وہ نہیں ہیں جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور یہ کہ انہیں اس ارادے سے انجام دیا گیا تھا کہ جائیداد کو مدعی کے والد کو دوبارہ منتقل کیا جائے گا، بدنیتی پر مبنی اور/یا غیر منطقی ہیں۔ نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان دستاویزات کی اس طرح کی تشریح کبھی نہیں ہو سکتی تھی۔ عدالت عالیہ ٹرائل عدالت کے نتائج کی تصدیق کر رہی تھی۔ لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے حقیقت کے ہم آہنگی کے نتائج کو الٹ دیا ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ کہتے ہوئے کہ لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن ہے، مذکورہ لین دین کے لیے محض ایک فارم رکھا ہے۔ مجموعی طور پر، لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن والا رہن معلوم ہوتا ہے۔ عدالت عالیہ کوئی نیا مقدمہ نہیں بنا رہی ہے بلکہ محض دستاویزات کی تشریح کر رہی ہے اور لین دین کی نوعیت پر ایک فارم ڈال رہی ہے۔ [360 B-C; D]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1365، سال 1990۔

1981 میں دوسری اپیل نمبر 313 میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 7.8.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ٹی۔ ایل۔ وی۔ آئیر اور محترمہ مالنی پوڈووال۔

جواب دہندگان کے لیے سنجے سین اور ایس سکومارن اور رمیش بابو۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ایس۔ این۔ واریاوا کے ذریعے دیا گیا

یہ اپیل دوسری اپیل نمبر 313، سال 1981 میں 7 اگست 1987 کے فیصلے کے خلاف ہے۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

1939 میں جائداد متدعوایہ کرشنن نائر کے خاندان میں تقسیم کی وجہ سے اس کے حصے میں آ گئی۔ چونکہ کرشنن نائر کا خاندان کئی چٹ فنڈ چلا رہا تھا اس لیے اس کاروبار میں متعدد قرضے لیے گئے تھے، کئی مقدمے دائر کیے گئے تھے اور مذکورہ کرشنن نائر کے خلاف کئی ڈگریاں منظور کی گئی تھیں۔ اس لیے کرشنن نائر نے 1940 میں اپنے بہنوئی پر میشورن نائر کو زمین بیچ کر ایک فراختہ نامہ پر عمل درآمد کیا۔ ڈگری داروں میں سے ایک نے اپنی ڈگری کے نفاذ میں یہ جائیداد منسلک کروائی۔ پر میشورن نائر نے اعتراض دائر کرتے ہوئے دعوی کیا کہ وہ اس کے حق میں جاری کردہ فراختہ نامہ کی بنا پر جائیداد کا مالک ہے۔ نفاذی عدالت نے فیصلہ کیا کہ فروخت نامہ جعلی اور بے معنی ہے اور یہ ایک بینامی لین دین ہے۔ نفاذی عدالت نے فیصلہ دیا کہ جائیداد کرشنن نائر کے پاس ہی رہی۔ جائیداد اس طرح انفاذ میں فروخت ہو گئی۔ اس کے بعد کرشنن نائر نے فروخت کو الگ کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ تاہم، کرشنن نائر کو جائیداد واپس لینے کی اجازت دی گئی، بشرطیکہ اس نے ڈیکریٹل رقم، سود اور کمیشن جمع کیا ہو۔

اس طرح جمع کرنے کے لیے رقم اکٹھا کرنے کے لیے کرشنن نائر نے پھر ایک کیسون چنار کے حق میں 1200 روپے میں فراختہ نامہ پر عمل درآمد کیا۔ فراختہ نامہ میں کہا گیا تھا کہ کرشنن نائر کو 1200 روپے کا معاوضہ ملنا تھا اور خریدار کو قرض دہندگان کو ادائیگی کرنی تھی۔ یہ فراختہ نامہ اندراج شدہ کیا گیا اور کیشوان چنار کو زمین کے قبضے میں ڈال دیا گیا۔ اسی دن اور اس فراختہ نامہ پر عمل درآمد کے ساتھ ہی کیشوان چنار نے کوچو نجانائر کے حق میں ایک اور قرارداد کیا۔ یہ قرارداد بھی بیک وقت اور مذکورہ بالا فراختہ نامہ کے فوراً بعد درج کیا گیا تھا۔ اس قرارداد میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ کیشوان چنار جائداد متدعوایہ کو چو نجانائر کو سال کی مدت کے بعد لیکن 11 سال ختم ہونے سے پہلے 1400 روپے میں فروخت کرے گا۔ فوری طور پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ کوچو نجانائر کرشنن نائر کا رشتہ دار تھا۔ سہولت کی خاطر اس کے بعد کیشوان چنار کے حق میں فراختہ نامہ کو نمائش A-5 کہا جائے گا اور کوچو نجانائر کے حق میں فروخت کے قرارداد کو نمائش A-6 کہا جائے گا۔

10 سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی کیشوان چنار کی میعاد ختم ہو گئی اور ان کے خاندان میں تقسیم ہو گئی۔ جائداد متدعوایہ اس کی بیٹی لکشمی کٹی کے حصے میں آئی۔ 14 فروری 1952 کو کوچو نجانائر نے موجودہ اپیل کنندہ کے پیشرو کو نمائش A-6 کے تحت اپنے حقوق پر دستخط کیے۔ سہولت کی خاطر اس تفویض کے دستاویز کو اس کے بعد نمائش A-7 کہا جائے گا۔

10 سال کی مدت کے اختتام پر لکشمی کٹی نے جائیداد فروخت نہیں کی جیسا کہ قرارداد نمائش A-6 میں تصور کیا گیا ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ کے عنوان سے پیشرو نے نمائش A-6 کی مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ نمبر 198، سال 1957 دائر کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کرشنن نائر کو اس مقدمے میں فریق مدعاعلیہ بنایا گیا تھا۔ وہ مدعاعلیہ نمبر 15 تھا۔ وہ مقدمہ خارج کر دیا گیا اور لکشمی کٹی کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ لکشمی کٹی کی طرف سے دائر دوسری اپیل بھی مسترد کر دی گئی۔ لہذا، لکشمی کٹی نے 9 جولائی 1964 کو اپیل کے پیشرو کے حق میں ایک فراختہ نامہ پر عمل درآمد کیا۔ عنوان میں پیشرو نے 18 جولائی 1967 کو عدالت بذریعے جائیداد پر قبضہ کر لیا۔

27 جنوری 1976 کو کرشنن نائر کی بیٹی نے جائیداد کی مالک ہونے اور ملکیت کی بازیابی کے اعلان کے لیے مقدمہ نمبر 128، سال 1976 دائر کیا۔ یہ مقدمہ پیشرو کے خلاف یہاں اپیلینٹ کے عنوان سے دائر کیا گیا تھا۔ کرشنن نائر کے دوسرے وارث اس مقدمے میں مدعا علیہان نمبر 2 سے 6 تھے۔ان وارثوں نے اس مقدمے میں فعال طور پر حصہ نہیں لیا۔اس طرح اصل لڑائی کرشنن نائر کی بیٹی اور اپیل کے حق میں پیشرو کے درمیان تھی۔ 7 مارچ 1977 کو مقدمے کی سماعت عدالت نے منظوری دے دی۔ٹرائل عدالت نے فیصلہ دیا کہ فراختہ نامہ، نمائش A-5 ایک حقیقی دستاویز تھی اور یہ کوئی جعلی دستاویز نہیں تھی۔ٹرائل عدالت نے فیصلہ دیا کہ نمائش A-6 اور A-7 بے نامی دستاویزات تھیں، جو کرشنن نائر کی جانب سے درج کی گئی تھیں۔ٹرائل عدالت نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کا پیشرو محض کرشنن نائر کا ٹرسٹی تھا۔تاہم ٹرائل عدالت نے پایا کہ پیشرو نے کافی رقم خرچ کی تھی اور فریقین کے درمیان حساب کتاب کرنا ضروری تھا۔ٹرائل عدالت نے فیصلہ دیا کہ چونکہ حسابات پیش کرنے کی کوئی درخواست نہیں تھی اس لیے اس وقت تک مقدمہ خارج نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ حسابات نہیں لیے جاتے اور اپیل کنندہ کے پیشرو کو اس کی طرف سے خرچ کی گئی رقم ادا نہیں کی جاتی۔ لہذا ٹرائل عدالت نے کرشنن نائر کی بیٹی کو قبضہ دینے سے انکار کر دیا۔

دونوں فریق اپیل میں گئے۔اپیلٹ عدالت نے 19 اپریل 1980 کو ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے دونوں اپیلوں کو نمٹا دیا۔اپیلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ ایک بار جب ٹرائل عدالت نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ نمائش A-5 حقیقی ہے تو اس کے بعد خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نمائش A-6 اور A-7 بھی حقیقی ہیں۔اس بنیاد پر اپیلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ نمائش A-6 اور A-7 بے نامی لین دین نہیں تھے اور اپیل کنندہ کے پیشرو کو جائداد متدعوایہ کا حق حاصل تھا۔ لہذا اپیلٹ عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا۔

کرشنن نائر کی بیٹی نے دوسری اپیل دائر کی جس میں 7 اگست 1987 کا متنازعہ فیصلہ منظور کیا گیا ہے۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ لین دین کی نوعیت واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کرشنن نائر کا جائیداد فروخت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور اس کے قرضوں کو پورا کرنے کے لیے ایک آلہ تیار کیا گیا تھا جس کے ذریعے کیسون چنار کو اس شرط کے ساتھ ایک تصوراتی فروخت کی گئی تھی کہ جائیداد 10 سال کی مدت کے بعد واپس فروخت کر دی جائے گی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مجموعی طور پر لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن کی نوعیت کے تھے۔ لہذا عدالت عالیہ نے چھٹکارے کے لیے ابتدائی ڈگری پاس کی اور حساب کتاب کرنے کی ہدایت کی۔ یہ وہ فیصلہ ہے جس پر ہمارے سامنے حملہ کیا گیا ہے۔

جناب آئیر کی طرف سے یہ سنجیدگی سے دعوی کیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے قانون کا کوئی سوال وضع کیے بغیر دوسری اپیل کو نمٹا دیا تھا اور اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن تھا حالانکہ اس سلسلے میں کوئی استدعا نہیں کی گئی تھی، اس سلسلے میں کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی ٹرائل کورٹ اور نہ ہی پہلی اپیلٹ عدالت ایسے کسی نتیجے پر پہنچی تھی۔ یہ پیش کیا گیا کہ عدالت عالیہ نے نیچے دی گئی دونوں عدالت عالیان کے حقائق کے مشترکہ نتائج میں مداخلت کی ہے اور اس لیے عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے اور اپیل کو مطلق قرار دیا جانا چاہیے۔

ہم نے فریقین کے وکیل سن لیے ہیں۔ ہم نے ذیل میں عدالت عالیان کے فیصلے اور تمام متعلقہ دستاویزات پڑھ لی ہیں۔ یہ دیکھنا ہے کہ یہ مقدمہ اس اعلان کے لیے تھا کہ کرشنن نائر کی بیٹی جائیداد کی مالک ہے اور ملکیت کی وصولی کے لیے تھا۔ ملکیت اور ملکیت کا دعوی دستاویزات کی تشریح کی بنیاد پر تھا۔ A-6، A-5 اور A-7 کی نمائش۔ دستاویزات کی تشریح پر ٹرائل عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ کیسون چنار کے حق میں فروخت ہوئی تھی لیکن اس کے بعد کے معاہدوں کی نمائش A-6 اور A-7 محض بے نامی لین دین تھے۔ درحقیقت ٹرائل عدالت تینوں دستاویزات کی تشریح پر یہ بھی کہہ رہی تھی کہ لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن کی نوعیت کا تھا۔ پہلی اپیلٹ عدالت نے محض اس بنیاد پر مداخلت کی کہ اگر نمائش A-5 ایک حقیقی دستاویز پائی جاتی ہے تو اس کے بعد یہ ضروری ہے کہ نمائش A-6 اور A-7 بھی حقیقی لین دین تھے نہ کہ بے نامی لین دین۔ ایسا لگتا ہے کہ پہلی اپیلٹ عدالت نے اس نتیجے پر پہنچنے کی کوئی وجہ نہیں بتائی ہے۔ ہم یہ سمجھنے میں ناکام ہیں کہ صرف اس وجہ سے کہ نمائش A-5 کو حقیقی قرار دیا گیا تھا، اس کے بعد یہ ضروری ہو گیا کہ نمائش A-6 اور A-7 بے نامی لین دین نہیں تھے۔ ہمارے خیال میں، پہلی اپیلٹ عدالت کا فیصلہ غلط معلوم ہوتا ہے اور اسے صحیح طور پر کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے۔

جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ سوال تینوں دستاویزات کی تشریح کا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ دوسری اپیلٹ عدالت نے قانون کا سوال وضع نہیں کیا ہے۔ دوسری اپیلٹ عدالت نے واضح طور پر کہا ہے کہ فریقین کے درمیان قانون کا ایک اہم سوال ہے کیونکہ ان دستاویزات کی تعمیر جس کے تحت جائیداد کا دعوی کیا جاتا ہے قانون کا ایک اہم سوال ہے۔ دستاویزات کی تعمیر قانون کا ایک اہم سوال ہوگا جواب ایک اچھی طرح سے طے شدہ تجویز ہے۔ یہ تجویز اے آئی آر (1928) پی سی 172 میں رپورٹ کردہ گوران دتہ بنام ٹی رام دتہ کے معاملے میں پریوی کونسل کے فیصلے سے پہلے ہی طے ہو چکی ہے۔ اس کے بعد سے اس عدالت نے کوچوکاسکاڈا ابو بکر بنام اتم قاسم کے معاملے میں، جس کی رپورٹ [1996] 7 ایس سی سی 389 میں کی گئی تھی اور نیلو نارایانی بنام لکشمن کے معاملے میں، جس کی رپورٹ [1999] 9 ایس سی سی 237 میں کی گئی تھی، اس کی دوبارہ تصدیق کی ہے۔ اس طرح ہمیں اس دلیل میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی کہ قانون کا کوئی سوال وضع نہیں کیا گیا تھا۔

آیئے پھر دیکھتے ہیں کہ آیا ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ کی طرف سے نمائش A-5، A-6 اور A-7 پر دی گئی تشریح درست ہے یا نہیں۔ ان دستاویزات پر عمل درآمد کرنے والے حقائق، ان دستاویزات پر عمل درآمد کا طریقہ، یہ سب بہت متعلقہ ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، جائیداد ایک ڈگری کے عمل میں فروخت کی گئی تھی۔ تاہم کرشنن نائر کو جائیداد واپس حاصل کرنے کا موقع دیا گیا تھا بشرطیکہ وہ ڈیکریٹل رقم، سود اور کمیشن جمع کرے۔ کرشنن نائر پر بہت زیادہ قرض ہونے کی وجہ سے ان کے پاس رقم نہیں تھی۔ یہ واضح ہے کہ اس لیے اس نے کیشوان چنار کے حق میں فراختہ نامہ پر عمل درآمد کرنے کا ایک طریقہ وضع کیا، یعنی اس شرط کے ساتھ کہ جائیداد کو 10 سال بعد دوبارہ فروخت کیا جائے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس وقت ریاست ٹراوانکور میں ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کام نہیں کرتا تھا اور صرف انصاف، مساوات اور اچھے ضمیر پر مبنی اس ایکٹ کے عمومی اصول لاگو ہوتے تھے۔ یہ واضح ہے کہ اگرچہ فراختہ نامہ پر عمل درآمد کیا گیا تھا لیکن کرشنن نائر کا جائیداد کو مستقل طور پر ٹھکانے

لگانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔اس حقیقت سے یہ واضح ہے کہ نمائش A-5 کے نفاذ کے ساتھ ساتھ خریدار یعنی کیشوان چنار نے دوسرا اقرارداد نمائش A-6 انجام دیا۔جب تک کہ دوبارہ منتقلی کا کوئی ارادہ نہ ہو تب تک خریدار کا 10 سال بعد جائیداد فروخت کرنے کے قرارداد پر بیک وقت عمل درآمد کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوگا۔دونوں دستاویزات کو ایک کے بعد ایک فوری طور پر عمل میں لایا گیا اور ایک کے بعد ایک بیک وقت درج بھی کیا گیا۔اس طرح کے دو دستاویزات کو بیک وقت انجام نہیں دیا جائے گا جب تک کہ ارادہ یہ نہ ہو کہ جائیداد کو بائعہ یعنی کرشنن نائر کو دوبارہ منتقل کیا جائے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ مجوزہ خریدار، نمائش A-6 میں، کرشنن نائر کا قریبی رشتہ دار تھا۔یہ بھی متعلقہ ہے کہ نمائش A-6 کی عمل درآمد کے وقت کوچونجانائر کی عمر پہلے ہی 72 سال تھی۔اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نمائش A-6 کرشنن نائر کے لیے اور اس کی طرف سے تھی۔اپیل کنندہ کے عنوان میں پیشرو کے حق میں تفویض کا یہ دستاویز، یعنی کوچونجانائر کی طرف سے نمائش A-7، ظاہر کرتا ہے کہ نمائش A-6 کو اپیل کنندہ کے پیشرو کے کہنے پر انجام دیا گیا تھا۔اس سے مزید اشارہ ملتا ہے کہ اپیل کنندہ کا پیشرو اس حقیقت سے واقف تھا کہ جائیداد نمائش A-5 کے تحت کیشوان چنار کو اس شرط کے ساتھ فروخت کی جارہی تھی کہ وہ 10 سال کی مدت کے بعد کوچونجانائر کو واپس فروخت کردی جائے گی جو کرشنن نائر کی جانب سے کام کررہے تھے۔اپیل کنندہ کے پیشرو کو معلوم تھا کہ جائیداد کرشنن نائر کی طرف سے لی گئی تھی اور انہوں نے خود کرشنن نائر کی طرف سے جائیداد لی تھی شاید کوچونجانائر کی بڑھاپے کی وجہ سے۔ہمارے خیال میں، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹرائل عدالت اور دوسری اپیلٹ عدالت کے نتائج کہ دستاویزات میں A-5، A-6 اور A-7 کو ظاہر کیا گیا ہے وہ وہ نہیں ہیں جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور یہ کہ انہیں اس ارادے سے انجام دیا گیا تھا کہ جائیداد کو کرشنن نائر کو دوبارہ منتقل کیا جائے گا، بدنیتی پر مبنی اور/یا غیر منطقی ہے۔ہمارے خیال میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان دستاویزات کی اس طرح کی تشریح کبھی نہیں ہوسکتی تھی۔دوسری اپیلٹ عدالت ٹرائل کورٹ کے نتائج کی تصدیق کررہی تھی۔اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دوسری اپیلٹ عدالت نے حقائق کے بیک وقت نتائج کو الٹ دیا ہے۔ دوسری اپیلیٹ کورٹ نے یہ کہتے ہوئے کہ یہ مشروط فروخت کے ذریعہ رہن ہے، لین دین میں صرف ایک فارم ڈال دیا ہے۔مجموعی طور پر یہ لین دین مشروط فروخت کے ذریعے رہن معلوم ہوتا ہے۔دوسری اپیلٹ عدالت کوئی نیا مقدمہ نہیں بنارہی ہے بلکہ محض دستاویزات کی تشریح کررہی ہے اور لین دین کی نوعیت پر ایک فارم ڈال رہی ہے۔

اس لیے ہمیں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔اپیل مسترد ہوجاتی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

آر۔پی۔ **اپیل مسترد کردی گئی۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document